بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸
روزنامہ الفضل قادیان
ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم سہ شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل صبح بذریعہ کار ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔ رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضور معہ قافلہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "ضیاء الحق" کا کل عید نماز ظہر مردوں کا مسجد اقصیٰ میں۔ اور مستورات کا نصرت گرلز ہائی سکول میں امتحان لیا گیا۔

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے ہیں صرف معمولی کمزوری باقی ہے۔ الحمد للہ

پرسوں ملک گل محمد نے اپنے لڑکے ملک نذیر احمد صاحب ریاض کے ولیمہ کی دعوت دی۔

جلد ۳۱ | ۹ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۳ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ | ۹ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۴

روزنامہ الفضل قادیان — ۳ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

احراریوں کے "امیر" کی قادیان سے ناکام و نامراد واپسی

سہارنپور سے شائع ہونے والے ایک ہفتہ وار اخبار "الفضل" نے جو "مجلس احرار اسلام ہند کا واحد ترجمان" ہونے کا مدعی ہے۔ ۵ فروری ۱۹۴۳ء کے پرچہ میں "مولوی عنایت اللہ چشتی نے قادیان کی سکونت ترک کر دی۔ ایک سال کی مخالفانہ کوششوں کے بعد معافی نامہ" کے عنوان کے ماتحت حسب ذیل خبر شائع کی ہے۔

"قادیان ۲۴ جنوری۔ مولوی عنایت اللہ چشتی سابق امیر مجلس احرار اسلام قادیاں کے متعلق مجلس احرار اسلام ہند نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء میں حالات کے پیش نظر مولوی عنایت اللہ مذکور کو حکم دیا۔ کہ وہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۱ء سے قبل قادیان کی سکونت ترک کر دے لیکن مولوی صاحب نے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مجلس احرار کے مقابلہ میں مجلس انصار الاسلام قائم کی۔ اور بعض مخصوص ذرائع سے ایک سال تک مخالفانہ سرگرمیاں کیں لیکن آل انڈیا جماعت کے نظام اور مجلس احرار کے اخلاص سے مولوی صاحب مجبور ہو گئے۔ کہ قادیاں کی سکونت ترک کر دیں۔ چنانچہ ۱۴ جنوری ۱۹۴۳ء کو صبح کی ٹرین کے ذریعہ مولوی عنایت اللہ صاحب مع اپنے اہل و عیال اور سامان قادیان سے رخصت ہو گئے"!

اس کے بعد وہ معافی نامہ درج کیا گیا ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف نے "صدر مجلس احرار اسلام ہند" کو لکھا اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ "جناب والا کے منشا کے مطابق (دینی ورکنگ کمیٹی) میں نے قادیان کی رہائش ترک کر دی ہے۔ اور پارٹی انصار الاسلام وغیرہ ختم کر دی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ میری آئندہ رہائش کے متعلق آپ انتظام فرمائیں۔ اگر آپ کی مصلحت مجھے ابھی آنا قریب کرنا مناسب نہ سمجھتی ہو تب مجھے ملال نہیں صرف میں نے اپنی دلی خواہش کا اظہار کر دیا ہے۔ جو اگر پورا ہو۔ تو میرے لئے باعث مسرت ہوگا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آئندہ مجھ سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہوگا۔ جو جماعت کے منشا کے خلاف ہو۔ اور آپ کو بھی اعتماد کرنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے۔ وہ صحیح اور درست ہے"!

۱۹۳۴ء میں جبکہ سر سکندر حیات خان صاحب کی کوٹھی پر احرار کے لیڈر چودھری افضل حق صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ "ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ احمدی جماعت کو کچل کر رکھ دیں گے"! تو ان مولوی صاحب کو چودھری صاحب کے اس چیلنج کا عملی ثبوت پیش کرنے کے لئے قادیان میں بھیجا گیا تھا۔ اس کے بعد قادیان میں بالخصوص اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہر جگہ بالعموم احرار نے جو شورش اور فتن پیدا کئے۔ ان کے بارہ میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بعض سرکاری حکام بھی ان کی حمایت اور حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ سارے ملک میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا زبردست طوفان پیدا کر دیا گیا تھا۔ اور اسے دیکھتے ہوئے احرار کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا ان کے لیڈر تیس مار خاں بنے ہوئے بڑے بڑے دعوے کر رہے تھے۔ کہا جا رہا تھا۔ کہ قادیان کی اینٹ کی اینٹ بجا دی جائے گی۔ ایک صاحب نے تو ۱۹۳۴ء میں یہاں تک دعویٰ کیا تھا۔ کہ "اگر تین سال تک مسلسل ہم نے مرزائیت کی مخالفت کا علم ملند رکھا۔ اور مجلس احرار کا ساتھ دیا۔ تو کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہیں ملے گا"! مذکورہ بالا مولوی عنایت اللہ صاحب اس تمام مہم کے امیر اور انچارج تھے۔ اور احراری شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے ان کے متعلق کہا تھا۔ کہ قادیان میں جو کام مولوی ... نے کیا ہے مجھے خدا کی قسم ہے وہ کام میں بھی نہیں کر سکتا"! چودھری افضل حق صاحب نے اپنی کتاب تاریخ احرار میں لکھا تھا۔ کہ "خطرات کے ہجوم میں مولانا کو دفاع مرزائیت کا کام سپرد کیا گیا۔ دارالکفر میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا معمولی سی اولوالعزمی نہیں"!

لیکن خدا تعالیٰ کی حکمت ہے۔ کہ یہی شخص جسے اس قدر اہمیت دی جا رہی تھی۔ احرار کی ناکامی کے تابوت کے لئے آخری کیل ثابت ہوا۔ ۱۹۴۱ء کے آخر میں جب احرار نے اسے اپنی پارٹی سے علیحدہ کر دیا۔ اور اسے قادیان کی سکونت ترک کرنے کا حکم دیا۔ تو اس نے یہاں ایک علیحدہ پارٹی انصار الاسلام کے نام سے قائم کر لی۔ اور ان دونوں پارٹیوں میں خوب کشمکش ہوئی جس کے نتیجہ میں دونوں فریق نے ایک دوسرے کے خلاف حفظ امن کی ضمانتوں کی درخواستیں دیں۔ اور دونوں کی ضمانتیں ہو گئیں۔ جس زمانہ میں یہ مجلس انصار الاسلام بنائی جا رہی تھی۔ ہم نے مولوی عنایت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے لکھا تھا۔ کہ "وہ نیا چولہ پہن کر بھی دیکھ لے گا۔ کہ وہ اور اس کی نوزائیدہ انجمن انصار الاسلام احمدیت کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ البتہ خود مٹ جائے گی۔ احرار کی ناکامی و نامرادی سے بھی زیادہ اس کے حصہ میں نامرادی آئے گی۔ اس وقت جبکہ احرار اور ان کے معاونین کی پوری مدد اس کے ساتھ تھی۔ اس نے احمدیت کا کیا بگاڑ لیا۔ اگر وہ کچھ بھی بگاڑ سکتا۔ تو آج ایسے اس طرح نکال کر باہر نہ کرتے"! (الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۴۲ء)

سو ہم نے جو کچھ عرض کیا تھا۔ آج مولوی عنایت اللہ صاحب نے اپنے قلم سے اس کے درست ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔ احرار کا یہ نامور جرنیل احراری شریعت کے امیر سے بھی زیادہ کام کرنے والا مجاہد۔ دفاع مرزائیت کا ماہر۔ اور دارالکفر میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے والا اولوالعزم (نقل کفر کفر نہ باشد) اپنا بوریا بندھنا اٹھا کر قادیان سے بھاگ نکلا۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار۔ صداقت کا مقابلہ کرنے والوں کی سراسر ناکامی۔ اور واضح نامرادی کی یہ ایک ایسی بین اور عبرتناک مثال ہے کہ صرف اسی پر غور کر کے ایک سعادت مند انسان راہ ہدایت پا سکتا ہے۔

اس موقعہ پر ہم قادیان کے ان باشندوں سے جنہیں کئی سبز باغ دکھا دکھا کر خواہ مخواہ جماعت احمدیہ سے بدظن کیا گیا تھا۔ یہ دردمندانہ گزارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ احمدیت کے آغاز سے اس کی حالت کا مشاہدہ کرنے والے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایک بیج مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں کے باوجود بڑھتے بڑھتے آج ایک زبردست تناور درخت بن چکا ہے۔ اور اسے نقصان پہنچانے کا عزم رکھنے والی اس قدر زبردست پارٹی کا عبرتناک انجام ان کے سامنے ہے۔ وہ اگر چاہیں۔ تو اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن اگر یہ بات ابھی ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔ تو کم سے کم اس واقعہ سے انہیں اتنا تو سبق ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ بیرونی شورش پسند اور خود غرض لوگوں کی گمراہ کن باتوں میں آ کر اپنے ہمسایوں پُرامن پڑوسیوں اور ایک ایسے خاندان کے ساتھ جو ہمیشہ سے ان کے ساتھ نہایت فیاضی کے ساتھ نیک سلوک اور احسانات کرتا چلا آیا ہے۔ خواہ مخواہ نہیں الجھنا چاہیئے۔ وہ ٹھنڈے دل سے گزشتہ چند سالوں کے واقعات پر غور کریں اور دیکھیں کہ انکے اسلام کی حفاظت کرنے کے دعویدار محض جماعت احمدیہ کی عداوت کی وجہ سے کیسی کیسی افسوسناک حرکات کا ارتکاب کرتے اور بعض اوقات ان سے بھی

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ولادت باسعادت

قادیان ۸ فروری۔ یہ خبر خوشی و مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ہاں آج تقریباً تین بجے صبح دختر تولد ہوئی۔ مولودہ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولودہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسمانی و روحانی خاندان کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے۔ اور خاندان نبوت کی جملہ برکات و افضال کا مورد بنائے۔ ہم حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ بیگم صاحبہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب۔ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور خاندان کے جملہ افراد کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

عشرہ وصیت (۲۰ فروری تا یکم مارچ) زیادہ سے زیادہ موصی بنانے کی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کے ارشادات کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۰ فروری سے یکم مارچ ۱۹۴۳ء تک "عشرہ وصیت" منایا جائے۔ جس میں خدام زیادہ سے زیادہ اصحاب کو تحریک کرکے ان سے وصیت کروانے کی کوشش کریں۔

اس غرض کے لئے ہر جگہ ۲۰ فروری کو جلسے کئے جائیں۔ جن میں "الوصیت" کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جائیں۔ اور مخلصین جماعت کو پُر زور تحریک کی جائے۔ کہ وہ وصیت کرکے ان "پاک دل" لوگوں میں سے بن جائیں۔ جو "کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے"۔ اور جن سے خدا راضی ہے۔ بیرونی مجالس کو چاہیئے کہ وہ فوراً نظارت بہشتی مقبرہ سے رسالہ الوصیت اور وصیت کے فارم منگوالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بھی رسالہ الوصیت اور فارم وصیت بھجوانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے۔ مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی کارکنان کا ماہانہ یوم التبلیغ

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن نمبر ۱۵۳ مؤرخہ ۲۲/۱/۴۳ ع م کی تعمیل میں ناظر صاحب اعلیٰ کے حکم سے تمام دفاتر ۱۴ جنوری ۱۹۴۳ء بروز جمعرات بند رہے۔ اور کارکنان صدر انجمن احمدیہ نے شعبہ مقامی تبلیغ کی زیر ہدایت مضافات قادیان میں مختلف مقامات پر تبلیغ کی۔ کارکنان میں سے بعض احباب نے نہایت اخلاص اور تندہی سے فریضہ تبلیغ کو سرانجام دیا اور بعض احباب نہایت مفید اطلاعات لے کر آئے کارکنان کی ایک قلیل تعداد باوجود توجہ دلانے کے تبلیغ کے لئے باہر نہیں گئی۔ جن کارکنان نے شعبہ مقامی تبلیغ کی زیر ہدایت فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ اور اس کی رپورٹ دی۔ ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ مع حلقہ جات تبلیغ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اور باہر کی جماعتوں نیز قادیان کے دیگر احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی کارکنان کی تقلید میں تبلیغ کے لئے کم از کم مہینہ میں ایک دن وقف کریں۔ اور فریضہ تبلیغ ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں اللہ تعالےٰ توفیق دے آمین

مندرجہ ذیل کارکنان نے مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغ کی۔

انجام احراریت

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کپورتھلہ

احراریت فنا شُد و باقی اثر نماند
یاراں خبر شوید کہ ازئے خبر نماند

اندر زمانہ از پئے ہنگامہ گُستری
آں شوخی و شرارت و آں شور و شر نماند

آں صرصرے کہ بر سرِ احراریاں وزید
لشکر نماند و تیغ نماند و سپر نماند

آں طمطراق و ہمہمہ و داوری کُجا
نام و نشانِ مُدعی در بُوم و بر نماند

زیں فالِ بدگُزیجت کہ در عینِ کارزار
آتش بمُرد و شعلہ فسُرد و شرر نماند ق

آں کس کہ گفت ملتِ احمدؐ کنم تباہ
درد ہر آں مُعاندِ شوریدہ سر نماند

واعظ کہ در بدر ہمے گردید بہرِ زر
از بہر زر دویدن اُو در بدر نماند

زاں حربۂ کہ بر سرِ اشرار کوفتند
از دردِ سر مپرس کہ خُود نیز سر نماند

غولانِ راہ سربسر مغلول آمدند
مردانِ رہ نورد را خوف و خطر نماند

قصرِ منیعِ فتنہ و صدرِ رفیعِ اُو
شُد آنچناں خراب کہ دیوار و در نماند

آں کاخِ سربلند کہ پیوندِ خاک شد
بادش چُناں ببُرد کہ باقی اثر نماند

در زیرِ چرخ ہیچ پناہے نیافتند
غیر از سقر برائے حریفاں مقر نماند

فرجامِ مرگِ مُدعی عبرت فزائے بُود
کارش بداں کشید کہ کس نوحہ گر نماند

(۱) قاضی عبد الرحمٰن صاحب پرسنل اسسٹنٹ ناظر صاحب اعلےٰ۔ قریشی محمد افضل صاحب ٹریجی

(۲) قاضی رشید احمد صاحب ارشاد کلرک ناظر صاحب اعلےٰ محمد محسن صاحب و عبد القدیر صاحب منصور منج رٹ بڈھا

(۳) پیر عبد الرحمٰن صاحب و غلام قادر صاحب دفتر ناظر صاحب اعلیٰ۔ مراد پورہ کوٹلہ

(۴) چودھری ظہور احمد صاحب و مولوی علی محمد صاحب اجمیری بٹالہ شہر

(۵) ملک گل محمد صاحب دفتر تعلیم و تربیت بسرا کلاں

(۶) سید محمد اسمٰعیل صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ٹھیکری والا

(۷) مرزا محمد شفیع صاحب محاسب و منشی حامد حسین خان صاحب دھاری وال شہر

(۸) عبد الرحمٰن صاحب شاکر و چودھری بشیر احمد صاحب دفتر محاسب بھرت

(۹) سید محمود عالم صاحب و میاں عبد الحق صاحب دفتر محاسب۔ سسانیاں

(۱۰) مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت تلونڈی اما

(۱۱) چودھری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ و منشی کظیم الرحمٰن صاحب امور عامہ ڈھینڈسہ

(۱۲) شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی صیغہ امانت دفتر محاسب ڈھپئی

(۱۳) سید محبوب عالم صاحب۔ محمد سعید اللہ صاحب دفتر محاسب جعفر پور

(۱۴) ملک محمد عبد اللہ صاحب دفتر تالیف و تصنیف دانیا نوالی

(۱۵) مولوی عطا محمد صاحب محرر دفتر بہشتی مقبرہ بھٹیاں گھوت

(۱۶) بابو غلام حیدر صاحب و بابو عبد الرشید صاحب پنڈوری میاں سنگھ

(۱۷) بابو عبد العزیز صاحب معاون ناظر بیت المال صوفی علی محمد صاحب دفتر بیت المال و چودھری فیض احمد صاحب ہرچووال

(۱۸) پیر مظہر حق صاحب و منشی مبارک احمد صاحب و عطاء الرحمٰن صاحب دفتر بیت المال طغلوالہ

(۱۹) منشی محمد اسحٰق صاحب دفتر بیت المال۔ چھاوڑیاں بانگر۔ ملیں کرال

(۲۰) مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ و مرزا منور احمد صاحب دھاری وال بوجھ

(۲۱) مولوی نور احمد صاحب مرزا عبد الحمید صاحب چودھری محمد علی صاحب بجانم

(۲۲) پیر خلیل احمد صاحب ہیڈ کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ کوٹ ٹوڈرمل

(۲۳) منشی عبد الغنی صاحب و سردار محمد صاحب و منشی فتح دین صاحب گل منج

(۲۴) مہاشہ فضل حسین صاحب مہاجر کاہلواں (۲۵)

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

قرآن مجید کا سَبْعَةِ اَحْرُفٍ میں نازل ہونیکا مطلب

حدیث:۔ عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم... قال فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فقال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک القراٰن علی حرفٍ فقال اسأل اللہ معافاتہ و مغفرتہ وان امتی لاتطیق ذالک ثم اتاہ الثانیۃ فقال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک القراٰن علی حرفین فقال اسأل اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لاتطیق ذالک ثم جاءہ الثالثۃ فقال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک القراٰن علی ثلاثۃ احرفٍ فقال اسئل اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لاتطیق ذالک ثم جاءہ الرابعۃ فقال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک القراٰن علی سبعۃ احرفٍ فایما حرفٍ قرأوا علیہ فقد اصابوا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے۔... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا کہ آپ کو خدا نے حکم دیا ہے۔ کہ آپ کی امت قرآن ایک حرف پر پڑھے۔ یہ حکم سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں خدا سے مغفرت و معافی کا خواستگار ہوں۔ کیونکہ میری امت اس حکم کو بجالانے کی طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل پھر دوسری مرتبہ آئے۔ اور کہا کہ خدا نے حکم دیا ہے۔ کہ تیری امت دو حرفوں پر قرآن مجید کو پڑھے۔ یہ حکم سُن کر حضور علیہ السلام نے کہا۔ میں خدا سے مغفرت و معافی کا خواستگار ہوں۔ کیونکہ میری امت اس حکم کو بجالانے کی طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل پھر تیسری مرتبہ آئے اور کہا کہ خدا نے حکم دیا ہے۔ کہ تیری امت قرآن کو تین حرفوں پر پڑھے۔ یہ حکم سُن کر حضور علیہ السلام نے کہا۔ میں خدا سے مغفرت و معافی کا خواستگار ہوں کیونکہ میری امت اس حکم کو بجالانے کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر جبرئیل چوتھی مرتبہ آئے۔ اور کہا کہ خدا نے حکم دیا ہے۔ کہ تیری امت قرآن کو سات حروف پر پڑھے۔ جس حرف پر بھی (آسانی سے) پڑھیں گے صحیح ہوگا۔

تشریح:۔ جماعت احمدیہ اس قرآن مجید کو جو ابا عن جدٍ ہم تک پہونچا ہے۔ اور بین الدفتین ہے۔ صرف کلام الٰہی یقین کرتی ہے۔ تم کہیں چلے جاؤ۔ ایران۔ عرب۔ فلسطین۔ ہندوستان۔ چین سب جگہ یہی قرآن مجید موجود پاؤ گے۔ حتیٰ کہ خوارج جو کہ حضرت عثمان و علی رضی کے دشمن ہیں۔ ان کے ہاں بھی قرآن مجید یہی ہے۔ اور ان کے شائع کردہ قرآن میں شوشہ کا فرق بھی نہ پاؤ گے لیکن علماء سلف کی تفاسیر مثلاً بیضاوی۔ طبری۔ رازی کو پڑھو۔ تو انہوں نے قریباً ہر لفظ کی الگ الگ قرائتیں بیان کی ہیں۔ مثلاً بیضاوی میں لکھا ہے الحمد للہ کی بجائے للہِب پڑھنا جائز ہے۔ الحمد کے بجائے القطلمۃ الشکر وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح یکذبون کی بجائے یکذّبون پڑھنا بھی جائز ہے۔ مگر یہ بات صحیح نہیں۔ قرآن مجید جو کہ کلام خدا ہے۔ اس کی قراءت ایک ہی ہے۔ اور چودہ سو سال سے ایک ہی قراءت پر امت کا اجتماع ہے۔ قرآن مجید میں اگر تغیر و تبدل کر دیا جائے۔ تو اس طرح کلام الٰہی کا اعتبار نہیں رہتا۔ اور یہ خدا کا وعدہ ہے۔ کہ وہ اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ ہونے دیگا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ عیسائی مغالطہ دہی کے لئے مسلمانوں پر یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ جب تم توریت کو خدا کا کلام مانتے ہو تو اس پر کیوں نہیں عمل پیرا ہوتے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک۔ توریت خدا کا کلام ہے لیکن بوجہ محرف و مبدل ہونے کے اب قابل اعتبار نہیں رہی۔ نیز جو متفرق احکام وقتاً فوقتاً انبیاء پر نازل ہوتے رہے۔ وہ تمام و کمال قرآن مجید میں آ گئے ہیں۔ اس لئے اب یہی ایک کامل کتاب ہے۔ جس کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے۔ توریت وغیرہ میں تحریف وغیرہ کا بڑا سبب یہ بھی ہے۔ کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے نہیں لیا تھا۔ چنانچہ فرمایا انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدًی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شہداء۔ بے شک ہم نے توریت کو نازل کیا۔ اس میں ہدایت اور نور تھا۔ اس کے ذریعہ انبیاء بنی اسرائیل یہودیوں کے لئے فیصلہ کرتے تھے۔ اور درویش اور عالم بھی فیصلے کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ کتاب (توریت) کے محافظ بنائے گئے تھے۔ اور وہ اس پر گواہ تھے۔ اب دیکھو اس فرمان خدا سے معلوم ہوا۔ کہ توریت کی حفاظت تین گروہوں کے سپرد کی گئی۔ انبیاء، احبار، اور رہبان۔ سلسلہ انبیاء تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بند ہو گیا۔ رہ گئے علماء یہود احبار و رہبان۔ ان کے متعلق فرمایا۔ ان کثیراً من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل۔ احبار و رہبان حرام طریقوں سے لوگوں کے اموال کھانے لگے ہیں۔ یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھٰذا من عند اللہ۔ احبار و رہبان اپنے ہاتھوں سے جان بوجھ کر غلط فیصلوں کے لئے توریت میں تحریف و تبدل کر کے کہتے ہیں۔ کہ یہ تو کلام خدا ہے۔ مطلب کیا ہوا یعنی انبیاء مر کر خاک ہو گئے۔ اور علماء یہود (احبار و رہبان) ظالم و سفاک ہو گئے۔ پس توریت کے ناقابل اعتبار ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ اس کی حفاظت انسانوں کے سپرد کی گئی۔ لیکن قرآن مجید کے متعلق حکم خداوندی ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی ہم ہی اس ذکر (قرآن مجید) کے نازل کرنے والے ہیں۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے توریت و قرآن مجید کی حفاظت کے متعلق اس مثال کا بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ مثلاً ایک خزانہ پر حفاظت کے لئے چوکیدار مقرر کئے گئے۔ جو خائن و بددیانت ثابت ہوئے اور انہوں نے خزانہ کو نقصان پہونچایا لیکن جب خزانہ کا مالک اس کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھاتا ہے۔ تو پھر خزانہ کے متعلق کسی کو کیا فکر ہو سکتی ہے۔

میرا اس بیان سے یہ مطلب ہے۔ کہ قرآن مجید میں کسی قسم کا تغیر قطعاً جائز نہیں۔ پس ہم ان احادیث کے قائل ہیں۔ جن کی بنا پر غلط فہمی سے علماء نے کہا۔ کہ قرآن کی قراءت سات حروف پر ہو سکتی ہے۔ مگر ان کا یہ مطلب نہیں جو علماء نے سمجھ لیا ہے۔ اور ان کے کہنے کے موجب فاقرؤا ما تیسر کے مطابق آسانی ہوتی بھی نہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں یکذبون ہے۔ اور بیضاوی وغیرہ میں ایک قراءت یکذّبون ہے تو بتاؤ اس میں آسانی کیا ہوئی۔ اور پھر جب قرآن مجید کی سات قرائتیں ہیں۔ تو ہم ان سے جو اس بات کے قائل ہیں سوال کرتے ہیں۔ کہ وہ کسی ایک لفظ کی ہی تو سات قرائتیں ثابت کریں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن مجید مخرج اور تلفظ کا نام ہے کتاب کا نام نہیں۔ مثلاً اگر ایک انگریز مسلمان ہوا۔ اور الحمد للہ کو انگریزی کے حروف A (اے) سے لکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں فاقرؤا ما تیسر کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح بھی آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لینا چاہیئے۔ تو یہ تھا کہ جس مخرج سے جبرئیل نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن بتایا۔ وہی مخرج آگے بھی ہوتا۔ لیکن یہ صورت کبھی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر شخص کا مخرج علیحدہ ہے۔ جبشہ کے لوگ ش کو س پڑھتے ہیں۔ ہم کو کئی لوگ ٹک کو ٹھ پڑھتے ہیں۔ پھر قراءت کے ایک ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ جبرئیل حضور علیہ السلام کے پاس ایک قراءت پر قرآن شریف پڑھنے کا حکم خداوندی لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسئل اللہ معافاتہ و مغفرتہ ان امتی لا تطیق ذالک۔ یعنی میں خدا سے اس کی مغفرت و معافی کا خواستگار ہوں۔ میری امت ایک مخرج کے ذریعہ قرآن نہیں پڑھ سکے گی۔ حضور علیہ السلام فرماتے تھے۔ میری امت پر آسانی کر۔ حتیٰ کہ تین مرتبہ اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے رہے۔ تب خدا نے حکم دیا۔ کہ سات مخرجوں تک تیری امت کے لئے قرآن پڑھنا جائز ہے۔ اس جگہ ہم ان لوگوں سے جو کہتے ہیں۔ کہ قرائتیں سات ہیں۔ سوال کرتے ہیں کہ کیا خدا کے حکم کے مطابق امت محمدیہ سات قرائتیں پڑھتی ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے۔ اور یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ کیونکہ تم کسی جگہ نہ دیکھو گے کہ قرآن مجید کی قراءت ایک سے سوا زیادہ کی جاتی ہو۔ اور جب امت ایک ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خدا کے حضور یہ عرض کرنے اسئل اللہ معافاتہ و مغفرتہ ان امتی لا تطیق ذالک نیز ھون علی امتی کا کیا مطلب ہوا۔ اور اس فرمان ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک القراٰن علیٰ سبعۃ احرف کا کیا نتیجہ ظاہر ہوا۔ یہ تو معاملہ اُلٹ ہو گیا۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سبعۃ احرف کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس مخرج سے آسانی سے الفاظ ادا ہوں۔ ادا کئے جائیں۔ اگر اس امر کو تسلیم کیا جائے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عرض یعنی ھوِّن علیٰ امتی میری امت پر آسانی کر۔ کا مطلب اچھی طرح ذہن نشین ہو سکتا ہے کیونکہ آسانی یہی ہے۔ کہ جو شخص حبشہ کا رہنے والا ہے۔ اور وہ ش کو س پڑھتا ہے۔ تو اس کی یہ قراءت بھی قابل قبول ہو۔ اور جو شخص ض کو د با کر ادا کرتا ہے اس کی قراءت بھی قبول ہو جائے۔ عرب۔ فلسطین۔ عراق وغیرہ میں بعض لوگوں نے انجمنیں بنائی ہیں۔ اور اپنے آپ کو الناطقین بالضاد کہتے ہیں یعنی ان کے سوا کسی غیر ملک کا باشندہ حرف ض کو صحیح ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح میں نے ایک بہت بڑے مشہور قاری کی زبان سے سنا۔ کہ میں نے حرم میں بھی کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی کیونکہ ان تمام کی قرائتیں مختلف تھیں گویا ان کے نزدیک دیگر تمام لوگ قرآن مجید کو غلط پڑھتے ہیں پس امت کے لئے آسانی یہی ہو سکتی ہے۔ کہ جس ملک کا کوئی باشندہ ہو۔ وہ آسانی سے اپنے مخرج کے ساتھ قرآن مجید پڑھے اور سبعۃ احرف یہ زبان کا محاورہ ہے۔ اس سے مراد کثرت ہے جیسے قرآن مجید میں خدا نے کفار کے متعلق فرمایا۔ استغفر لھم اولا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم ابداً کہ خواہ تو ان کے لئے ستر بار

خلافت و شیعہ امامت

شیعہ اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ خلافت یا امامت صرف وصیت یا نامزدگی سے قائم ہوتی ہے۔ اور ہر وقت خود اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو نامزد کرتا ہے۔ اور پھر نبی کے خلفاء اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو نامزد کرتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عام مجلس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے متعلق وصیت فرمائی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ لوگ خلیفہ بلافصل نہیں بلکہ (نعوذ باللہ) غاصب خلافت قرار دیتے ہیں۔

مگر جماعت احمدیہ اس بات کی قائل ہے کہ گو خلیفہ وقت اپنے بعد خلافت کے لئے (بیٹے کے سوا) قوم میں سے کسی اہلیت رکھنے والے شخص کو نامزد کر سکتا ہے۔ مگر اصل الاصول خلافت کے قیام کے متعلق مشورہ و انتخاب ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے بارہ میں عام مجلس میں نامزدگی نہیں کی۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ بلافصل ہیں جن کی خلافت پر تمام مسلمانوں نے اجماع کیا۔ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے لئے حکم و عدل ہی یہی فیصلہ دیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلافصل خلیفہ ہیں۔ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلے مندرجہ "سر الخلافۃ" کی روشنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔

شیعہ اصحاب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر خم غدیر کے مقام پر ایک خطبہ دیا۔ اور اس میں فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہ جس کا میں مولے ہوں علی بھی اس کا مولا ہے شیعہ احباب کے نزدیک اس جگہ مولیٰ کے لفظ سے مراد حاکم و متصرف فی الامور ہے۔ مگر ہم لوگ اس جگہ اس لفظ سے محب اور دوست مراد لیتے ہیں کیونکہ اگر اس جگہ مولے کا لفظ حاکم اور متصرف فی الامور کے معنوں میں لیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور موجودگی میں ہی حاکم اور متصرف فی الامور تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ علی میرے بعد مولیٰ ہوگا۔ بلکہ آپ نے تو فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے چونکہ شیعہ صاحبان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں متصرف فی الامور نہ تھے لہذا یہ بات صاف ہوگئی کہ اس جگہ مولیٰ کا لفظ محب اور دوست کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے۔ نہ کہ حاکم اور متصرف فی الامور کے معنوں میں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کیلئے نص نہیں بن سکتا۔

نیز اگر اس قول کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے لئے وصیت قرار دیا جائے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر الخلافۃ میں تحریر فرمایا ہے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں قرآن مجید میں خود خدا تعالیٰ نے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا خطاب دیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو رد کر دیا۔ اور آپ کی نافرمانی کی۔ اور اسطرح معاذ اللہ مرتد اور فاسق ہو گئے اور اگر یہ امر تسلیم کیا جائے تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر نہ صرف حرف آتا ہے بلکہ آپ کی نبوت مشتبہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ وہ خدائی وعدے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کامیابیوں کے متعلق قرآن مجید میں مذکور ہیں وہ سب غلط نکلے۔ اس امر کی تصدیق میں میں ایک شیعہ مصنف حسن بن عبدالرزاق سبقی کا قول اس کی کتاب ترغیب المومنین کے صفحہ ۲۳ سے پیش کرتا ہوں۔ یہ مصنف لکھتا ہے:۔

"اکثر امت اعانت آنحضرت (علیؑ) نے نمودند داعوان و انصار او زیادہ از پنج کس نبودند چنانکہ جناب اسد فرمودہ ان وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین۔ وتفصیل ایں بیان شدہ و خیرت بعضے ازیں امت اندکہ اہل بیت نبوت اند کہ باتفاق آمر بالمعروف و ناہی از منکر اند ہم امت کہ بے خلافت منافقین مرتدین ناکثین و مارقین و قاسطین از جملہ ایں امت اند بے شک ایشاں را خیر امت نتواں گفت و خاذلین حضرت امیر المومنین داخل ایشاں اند"

اس قول میں تسلیم کیا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مددگار صرف پانچ شخص تھے۔ اور باقی تمام صحابہ کرامؓ معاذ اللہ بد عہد اور فاسق تھے۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ان وجدنا لاکثرھم من عھد الخ کی یہ تفسیر منسوب کی گئی ہے کہ اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بد عہد اور فاسق قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثم بعثنا موسیٰ بآیٰتنا الی فرعون وملائہ (پارہ ۹۔ ع ۳) کہ پھر ہم نے موسیٰؑ کو اپنے نشانات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس جگہ جس قوم کو بد عہد اور فاسق قرار دیا گیا ہے وہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے گذر چکی تھی شیعہ کتب میں خلافت کے متعلق ایک ایسی روایت موجود ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت علی الترتیب کے لئے ایک پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ چنانچہ شیعوں کی تفسیر صافی۔ تفسیر مجمع البیان۔ اور تفسیر قمی میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پوشیدہ طور پر فرمایا۔ ان اباک یلی الخلافۃ بعد ابی بکر۔ کہ بے شک تمہارا باپ (عمر رضی) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت پائے گا۔ اور اس قسم کی کوئی واضح روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے لئے موجود نہیں۔

مگر اس شیعہ روایت میں حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ ام المومنین حضرت حفصہ اور ام المومنین حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازش کنندہ قرار دیا گیا ہے۔ جو صریح افترا ہے۔ اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ شیعوں اور سنیوں کی احادیث الگ الگ ہیں شیعہ سنیوں کی احادیث صحیحہ کو نہیں مانتے اور سنی شیعوں کی غالیانہ اور موضوعہ روایات کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ ہاں قرآن مجید سب مسلمان کہلانے والوں میں ایک مسلمہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور خدا کا کلام ہونے کی وجہ سے یقینی کلام بھی ہے۔ اور لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ کا مصداق ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی تحریف اور تغیر و تبدل اور نسخ سے پاک ہے۔ پس اس بحث میں ہمارے درمیان اصل حکم قرآن مجید ہی ہو سکتا ہے۔ اور روایات و احادیث وہی درست قرار دی جا سکتی ہیں جو قرآنی روح کے مطابق ہوں۔ اور جو روایات قرآنی نصوص یا روح کے خلاف ہوں گی وہ رد کرنے کے لائق ہونگی۔

میں بتا چکا ہوں کہ ہمارے نزدیک خلافت کے قیام کے متعلق اصل الاصول مشورہ و انتخاب ہے اور نامزدگی اور وصیت ایک ثانوی امر ہے۔ سو اس امر کی تحقیق کے لئے جب ہم پہلے قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو اس میں خلافت کے متعلق نامزدگی کے بارہ میں کوئی واضح نص موجود نہیں پاتے۔ البتہ انتخاب کے متعلق نص موجود پاتے ہیں۔ چنانچہ سورہ نور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایماندار اور نیکوکار رہیں۔ میں انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بناؤں گا۔ گویا یہ آیت ہر مومن کو جو اعمال صالح بجا لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا خلیفہ قرار دیتی ہے۔ یہ خلافت ہر مومن کے پاس حسب وعدہ الٰہی خدا تعالیٰ کی ایک امانت ہے۔ اور اس امانت کے متعلق بھی خدا تعالیٰ نے ایک قانون مقرر فرما دیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں (اے مومنو) حکم دیتا ہے۔ کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ پھر جب قوم اپنی خلافت کی امانت کو کسی اہل کے سپرد کرے یعنی اسے خلیفہ منتخب کرے۔

توہر اس خلیفہ کیلئے یہ حکم ہے کہ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ۔ اور جب تم لوگوں میں (بطور خلفاء) حکومت کرو ۔ تو عدل سے حکومت کرو ۔ (سورۃ نساء ع ۸)

شیعہ مفسرین اس امر میں میرے ساتھ متفق ہیں ۔ کہ اس آیت میں ، امانتوں سے مراد در اصل خلافت ہی ہے ہاں وہ یہ کہتے ہیں ۔ کہ ان اللہ یامرکم کا خطاب مومنین کو نہیں بلکہ محض ائمہ کو ہے ۔ اور ائمہ کو یہ حکم دیا گیا ہے ۔ کہ وہ اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو نامزد کیا کریں ۔ چنانچہ تفسیر علی القمی میں لکھا ہے ، ثم خاطب الائمۃ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا ۔ فرض اللہ علی الامام ان یودی الامانات التی امرہ اللہ الی من بعدہ ۔ پھر آئمہ کو مخاطب کیا ۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیتا ہے ۔ کہ سپرد کردو امانتیں اسکے اہل کو ۔ فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے امام پر کہ ادا کرے وہ امانتیں جن کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے اپنے سے بعد والے شخص کو ۔

اور تفسیر صافی میں زیر آیت ہذا لکھا ہے :۔ ان الخطاب الی الائمۃ امر کل منہم ان یودی الامام الذی بعدہ ویوصی الیہ ۔ کہ خطاب ائمہ کو ہے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو حکم دیا ہے ۔ کہ سپرد کردے (امانتیں) اس امام کو جو اس کے بعد ہے ۔ اور اس کے لئے وصیت کرے ۔

پس شیعہ مفسرین کی یہ بات تو درست ہے ، کہ امانت سے مراد اس جگہ خلافت ہے ، مگر یہ بات ہرگز درست نہیں کہ خطاب محض ائمہ کو ہے ۔ کیونکہ ان اللہ یامرکم میں مومن ہی مخاطب ہیں ۔ سیاق و سباق آیات سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے ۔ کہ اس میں مومنوں کو ہی مخاطب کیا گیا ہے ۔ نہ کہ صرف آئمہ کو ۔ آئمہ کا تو اس آیت سے پہلے ذکر ہی نہیں ۔

پس ان آیات سے ظاہر ہے ۔ کہ خلافت کے بارہ میں اصل الاصول انتخاب کو ہی قرار دیا گیا ہے نہ کہ وصیت اور نامزدگی کو ۔ ہاں چونکہ ہمیں اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء ع ۸) کی آیت میں زیر بحث آیت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس لئے اگر خلیفہ وقت کسی وقت اپنے بعد کسی شخص کو نامزد کرنا ہی ضروری سمجھے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے اس فیصلہ کو بھی تسلیم کریں ۔ مگر کوئی خلیفہ اپنے بیٹے کو نامزد نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ اس سے خلافت کے وراثت بن جانے کا احتمال ہے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ اسی لئے خلفائے راشدین میں سے کسی نے اپنے بیٹے کو خلافت کیلئے نامزد نہیں فرمایا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنے کی تعلیم دی ہے ۔ جیسے کہ آپ نے فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ کہ تم پر میری سنت اور میرے بعد خلفاء الراشدین کی سنت لازم ہے اس سے تمسک کرو اور اسے خوب مضبوطی سے پکڑ لو ۔ پھر آگے فرمایا وایاکم ومحدثات الامور کہ نئے پیدا ہونے والے امور سے بچو ۔ یعنی جو امر میری اور خلفائے راشدین کی سنت کے مطابق نہ ہو ۔ اس کے اختیار کرنے سے بچو ۔

ہمارے اس عقیدہ کی تائید حضرت امام حسین علیہ السلام کے طرز عمل سے بھی ہوتی ہے جنہوں نے یزید کو خلیفہ تسلیم نہ کیا ۔ کیونکہ اُسے باپ نے نامزد کر دیا تھا ۔ خلافت کے متعلق جو اصل میں نے پیش کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی اصول کو درست قرار دیتے ہیں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے ۔ تو آپ نے امیر معاویہ کی طرف ایک خط میں تحریر فرمایا ۔ " اما بعد فان بیعتی یا معاویۃ لزمتک وانت بالشام فانہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علی ما بایعوھم علیہ فلم یبق للشاھد ان یختار وللغائب ان یرد ۔ انما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذالک للہ رضی ۔

(نہج البلاغہ مطبوعہ طہران صفحہ ۱۸۲)

حمد و صلوٰۃ کے بعد (واضح ہو کہ) بے شک میری بیعت اے معاویہ تمہیں لازم ہے دراں حالیکہ تم ملک شام میں ہو ۔ کیونکہ جن لوگوں نے ابوبکر رضی عمر رضی اور عثمان رضی کی بیعت کی تھی ۔ انہوں نے میری بیعت بھی اسی طریق یا انہیں شرائط پر کی ہے ۔ پس اب کسی شخص کو جو یہاں موجود ہو ۔ کسی اور شخص کو منتخب کرنے کا حق نہیں ۔ اور نہ کسی غیر حاضر کو یہ حق حاصل ہے ۔ کہ (میری خلافت کو) رد کرے ۔ مشورہ کا حق صرف مہاجرین و انصار کو (حاصل) ہے ، پس اگر وہ کسی آدمی پر اجماع کریں ۔ اور اس کا نام امام رکھیں ۔ تو اس میں اللہ کی رضا ہے ،

اس خط کے متعلق شیعہ صاحبان کہتے ہیں ۔ کہ یہ محض مخاطب کے مذہب کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا ہے ۔ حالانکہ اس میں اس بات کے لئے کوئی قرینہ موجود نہیں ۔ کہ یہی امر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا مذہب نہ تھا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو اس خط میں ایک اصول بیان فرمادیا ہے ۔ کہ مہاجرین اور انصار کو مشورہ کا حق حاصل ہے ۔ یعنی جس شخص پر وہ اجماع کریں ۔ اور اس کا نام امام رکھیں ۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضا بھی یہی ہوگی ۔ کہ وہی مسلمانوں کا امام ہو ۔ گویا جب مومنین خلیفہ منتخب کرتے ہیں ۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک در پردہ خدا کا ہاتھ اس انتخاب میں کام کر رہا ہوتا ہے ۔ (باقی)

خاکسار قاضی محمد نذیر لائل پوری

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۶ فروری نیلی پوش ہسپانوی ڈویژن کی ایک تازہ رجمنٹ جو ۱۱۰۹ آدمیوں پر مشتمل ہے ریل کے راستہ روس کے محاذ کے لئے روانہ ہو گئی ۔

نئی دہلی ۔ حکومت نے بلیچنگ پاؤڈر اور کلورائین کی فروخت کی ممانعت کر دی ہے ۔ صرف وہ اشخاص خرید سکیں گے ۔ جو پرمٹ حاصل کریں ۔ سول ضروریات کے لئے اس وقت تک کوئی پرمٹ جاری نہیں کیا جائے گا ۔ جب تک محکمہ ڈیفنس اور محکمہ صنعت عامہ کی ضروریات پوری نہیں ہو جاتیں ۔

طہران ۶ فروری ۔ ایرانی وزارت کے دس ممبروں نے وزیر اعظم کو اپنے استعفے پیش کر دیئے ہیں ۔ استعفوں کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ۔ کہ انہیں اہمیتی طریق کار کے متعلق وزیر اعظم سے اختلاف ہو گیا تھا ۔ توقع کی جاتی ہے ۔ کہ ڈیڈلاک کئی دن رہے گا ۔

لنڈن ۶ فروری ۔ جنرل گیراڈ نے اپنی امپیریل کونسل کو توڑ دیا ہے ۔ اور اس کی جگہ ایک جنگی کمیٹی مقرر کر دی ہے اس کے ساتھ ہی انہوں نے سول اور ملٹری کمانڈر انچیف کے اختیارات بھی سنبھال لئے ہیں ۔ جنرل گیراڈ نہیں چاہتے کہ فرانسیسی نسل کا کوئی بھی آدمی فرانس کی آزادی کی جنگ میں شامل ہونے سے محروم رہے ۔ چنانچہ یہودیوں سے بھی بھرتی کی اپیل کی گئی ہے ۔

لاہور ۶ فروری ۔ مسٹر ولیم فلپس نے آج شام آدھ گھنٹہ تک پنجاب کے مسلم لیگی لیڈروں سے نواب ممدوٹ کی کوٹھی پر ملاقات کی ۔ روزانہ مسلم اخباروں کے ایڈیٹر بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئے ۔ پاکستان اور عبوری گورنمنٹ کے قیام کے متعلق لیگی نظریہ واضح کیا گیا ۔

پسرور ۷ فروری ۔ مسور ۶-۷ ۔ نخود ۱۲-۸ ۔ گندم سفید ۰-۰-۱۰ سے ۰-۴-۱۰ ۔ گڑ ۰-۰-۹ سے ۰-۸-۹ ۔ ماش ۰-۰-۹ ۔ آلو ۶ روپے من (من ۵۰ سیر)

موگا ۷ ۔ فروری ۔ گندم ۱۱ روپے سے ۱۰ روپے ۱۲ آنے باجرہ ۸-۶ ۔ مکی ۸-۰ ۔ مونگ سبز ۸-۹ ۔ جوار ۸-۰ ۔ بنولہ نرما ۴-۰ ۔ بنولہ دیسی ۷-۱ ۔ مونگ پھلی ۱۰-۱۲ ۔ سرسوں ۹-۰ ۔ تارا میرا ۶-۱۲ ۔ مرچ لال ۲۹-۰ ۔

لنڈن ۶ ۔ غیر سرکاری طور پر جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق ٹیونس میں اس وقت کل ۶۰ ہزار محوری فوج موجود ہے اس کے علاوہ بکتر بند گاڑیاں اور دفاعی جنگ کے لئے ضروری سامان کی مناسب مقدار بھی وہاں موجود ہے ۔ دسمبر کی ابتدا سے جرمن اپنے کمانڈر انچیف ان آرنیم کے ماتحت دفاعی مورچوں کو مستحکم کر رہے ہیں ۔ جرمنوں کی پیدل فوج اعلیٰ تربیت یافتہ نہیں ہے جرمن چھاتا فوج کے جو آدمی آٹھویں برطانوی فوج نے گرفتار کئے ہیں وہ ۱۷-۱۸-۱۰ سال کے لڑکے ہیں باقی بھی

وسط فروری تک یا زیادہ سے زیادہ فروری کے اخیر تک ختم ہو جائیں گی ۔ اس کے بعد صحیح معنوں میں معرکہ آرائی ہوگی ۔

نیویارک ۶ فروری حال ہی میں ایک سرسری سا استصواب رائے عامہ کیا گیا جو اب طلب سوال یہ تھا کہ کیا ہٹلر کے ساتھ فی الفور صلح کر لی جائے ؟ جن لوگوں سے پوچھا گیا ۔ ان میں سے ۹۲ فی صدی نے اس کے جواب میں " ہرگز نہیں " کہا ۔

لنڈن ۶ فروری یوگوسلاویہ کے وزیر جنگ اور محب وطن یوگوسلاویوں کی افواج کے رہنما جنرل میہائلووچ نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ وسطی اور جنوبی یوگوسلاویہ کے طول و عرض میں سول نافرمانی کی عام مہم جاری کر دی جائے یہ مہم اس لئے جاری کی گئی ہے ۔ کہ جو محوری فوجیں ملک پر قابض ہیں ۔ ان کے درمیان اضطراب پھیل جائے ۔

نئی دہلی ۶ ۔ فروری ترکی پریس مشن ۲۵ فروری کو دہلی آرہا ہے ۔ امید کی جاتی ہے کہ وفد کے ارکان مسٹر جناح سے بھی ملیں گے ۔ جو اس وقت دہلی میں ہی ہوں گے ارکان وفد مرکزی اسمبلی کی کارروائی بھی دیکھیں گے ۔

لاہور ۶ فروری جب سے حکومت پنجاب نے اعلان کیا تھا کہ سپاہیوں میں تقسیم کے لئے کچھ اراضی کو مخصوص کیا گیا ہے ۔ حکومت کو بہت سی درخواستیں عطیہ اراضی کے متعلق موصول ہوئی ہیں ۔ ابھی ان درخواستوں کا وقت نہیں ۔ اور ان پر غور نہیں کیا جا سکتا ۔ جاگیروں کی تقسیم کا کام جنگ کے بعد ہوگا ۔ اور فوجی حکام مناسب افراد کا انتخاب کریں گے جنہیں جاگیریں دی جائیں گی ۔

لنڈن ۷ فروری ۔ برطانی آٹھویں فوج کے گشتی دستے ہر جگہ سرگرمی دکھا رہے ہیں ۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ٹریپولیٹینا اور ٹیونیشیا کی سرحد پر ہوائی سرگرمیاں بھی مدھم رہیں ۔ پلرمو کی بندرگاہ اور جنوبی سسلی پر ہوائی حملے کئے گئے ۔ ٹیونیشیا میں بھی معمولی جھڑپیں ہوئیں ۔ پونٹ ڈوفحس کے جنوب مغرب میں دشمن سے کچھ تصادم ہوئے ۔ جرمن طیارے فرانسیسی مورچوں پر خاص طور پر حملے کر رہے ہیں ۔

لنڈن ۷ فروری مسٹر چرچل بحیرہ روم کے علاقہ کے کامیاب دورہ کے بعد برطانیہ واپس پہنچ گئے ہیں ۔

دہلی ۷ فروری ۔ انڈین کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ برطانی طیاروں نے برما میں مانڈلے کے ریلوے یارڈ اور اکیاب میں بعض دیہات پر حملے کئے ۔ جو

بہت کامیاب رہے ۔ ان حملوں سے دشمن کے ٹرانسپورٹ کو سخت نقصان پہونچا ۔ ہر جگہ بم پھٹتے دیکھے گئے ۔ تین انجنوں ایک فوجی لاری ۔ ریل کے چالیس ڈبوں نو انجنوں اور پٹرول کی تین ٹینکیوں کو برباد کر دیا گیا ۔ یا نقصان پہونچایا گیا ۔ دشمن کی چھوٹی چھوٹی فیکٹریوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے برطانی علاقہ پر کوئی سرگرمی نہیں دکھائی ۔

ماسکو ۷ فروری ۔ سوویٹ اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ سرخ فوجیں اب ایک ایسے مقام پر پہونچ گئی ہیں ۔ جہاں سے روسٹوف صاف نظر آتا ہے ۔ اور یہ شہر روسی توپوں کی زد میں ہے ۔ جرمن ریڈیو پر کہا گیا ہے کہ جرمن فوجی افسروں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ روسٹوف کا لازمی طور پر بچاؤ کیا جائے گا ۔ خارکوف کی طرف بھی روسی پیشقدمی برابر جاری ہے اور اب یہ شہر صرف ۴۵ میل رہ گیا ہے ۔ دشمن کی طرف سے شدید مزاحمت کے باوجود روسی بڑھتے جا رہے ہیں ۔ کرسک اور خارکوف کو ملانے والی ریلوے لائن سے روسی فوجیں صرف بیس میل ہیں ۔

لنڈن ۷ فروری ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ نیوگنی میں اتحادی ہوائی اڈہ واؤ پر جاپانی طیاروں نے بہت زور کا حملہ کیا ۔ مگر اس میں انہیں منہ کی کھانی پڑی ۔ قریباً سارا دن لڑائی ہوتی رہی ۔ دشمن کے ۲۳ لڑاکے اور ۹ بمبار گرائے گئے ۔ اتحادی نقصان برائے نام ہوا ۔ اتحادی طیاروں نے لاباؤل پر بھی حملہ کیا جو مسلسل تین گھنٹے جاری رہا ۔

مدراس ۷ فروری ۔ ترک اخبار نویس آج یہاں پہنچے اور آل گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری مدراس کے میئر شہر اور آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کے پریذیڈنٹ نے استقبال کیا ۔

لنڈن ۸ فروری گوڈال کنال کے شمال مغربی کنارہ پر امریکن دستوں نے مضبوط چوکی قائم کر لی ہے ۔ ایک اور علاقہ میں بھی کچھ امریکن فوج پہونچنے میں کامیاب ہو گئی ہے ۔ اور اس طرح جاپانیوں کو گھیرے میں لیا جا رہا ہے امریکن بمبار طیاروں نے منڈا کے جاپانی اڈہ پر بھی حملے کئے

لنڈن ۸ فروری ۔ برطانی طیاروں نے جرمنی میں رائن کے صنعتی علاقہ پر پھر حملے کئے ۔ یہ اس ہفتہ کا پانچواں حملہ تھا ۔ کچھ اور طیاروں نے دشمن کے سمندر میں بارودی سرنگیں بچھائیں ۔ اس سے چند گھنٹے قبل کچھ طیاروں نے ریلوں اور نہروں پر حملے کئے ۔

لنڈن ۸ فروری سنٹرل ٹیونیشیا میں جبل منصور کے پاس دونوں طرف کی فوجیں اپنی اپنی جگہ پر پہونچ گئی ہیں ۔ اتحادی فوجوں نے خندقیں کھود لی ہیں ۔ جمعہ کے دن اتحادی فوجوں نے جبل منصور کے ٹیلہ کو خالی کیا تھا ۔ یہ علاقہ پہاڑیوں اور جنگلوں سے اٹا پڑا ہے اور بعض جگہ سپاہیوں کو ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا ہے ۔ جنرل منٹگمری کی فوج آخری حملہ کے لئے تیاری کر رہی ہے ۔

ماسکو ۸ فروری ۔ روسیوں نے ازوف کے ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جو روسٹوف کے جنوب مغرب میں سترہ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ یہ قبضہ اس فوج نے کیا ہے جو ٹائسک سے جانے والی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی تھی ۔ ٹائسک اور سمندری کنارہ کے درمیان جتنی جرمن فوج تھی اس کا صفایا کر دیا گیا ہے ۔ روسٹوف کے شمال مغرب میں بھی روسیوں کو اہم کامیابی ہوئی ہے ۔ کچھ اور روسی دستوں نے خارکوف سے کرسک جانے والی ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے ۔ ایک ہفتہ میں روسیوں نے دشمن کے ۹۴ طیارے تباہ کئے ہیں ۔ انہیں ۹۳ کا نقصان اٹھانا پڑا ۔

لنڈن ۸ فروری ۔ مسٹر چرچل کل تیسرے پہر یہاں پہونچ گئے ۔ آپ نے ایک جلسہ کی صدارت کی ۔ ریلوے سٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا ۔ آپ کے چہرہ پر گو تھکان کے آثار تھے ۔ مگر آپ بہت خوش و خرم تھے ۔ آپ دس ہزار میل کا سفر کر کے آئے ہیں ۔ اب معلوم ہوا ہے ۔ کہ واپسی پر آپ الجیریا میں بھی ٹھہرے تھے اور جنرل آئزن ہاور اور دوسرے بڑے بڑے اتحادی

اراضیات قرق شدہ

پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ مندرجہ ذیل اراضیات واقعہ موضع رجادہ تحصیل و ضلع گورداسپور جو کاغذات مال میں سید محمود احمد پسر پیر محمد یوسف ساکن قادیان کی ملکیت درج ہیں ۔ میری ایک ڈگری برخلاف محمود احمد مذکور کی وجہ سے دیوانی عدالت کے حکم سے تا انفصال مقدمہ میرے حق میں قرق شدہ ہیں ۔ لہٰذا کوئی صاحب ان اراضیات میں سے کسی کو خریدنے کا قصد نہ فرمائیں ۔ ورنہ وہ نقصان اٹھائیں گے ۔

موضع رجادہ نمبر خسرہ ۹۲۳ ۔ ۹۲۷ ۔ ۱۵۴۱ غیر ممکن

کھیوٹ نمبر ۱۱۵۹/۱۰۸۴ خاکسار فرزند علی عفی عنہ

(ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا ۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا ۔ ایڈیٹر شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر